بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳ | ۳۰ ماہ احسان ۱۳۲۴ ہش | ۱۹ رجب ۱۳۶۴ ھ | ۳۰ جون ۱۹۴۵ء | نمبر ۵۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ احسان سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ آج خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا۔ اور اعلان فرمایا کہ کل حضور ڈلہوزی تشریف لے جائینگے۔ حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقامی امیر مقرر فرمایا۔ اور حضرت مولوی صاحب کی عدم موجودگی میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے سید احمد علی صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب کو ضلع گجرات اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور گیانی واحد حسین صاحب کو شاہ ... جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا۔

روز الفضل قادیان — ۱۹ رجب ۱۳۶۴ھ

حجاج کیلئے سہولتوں کا مطالبہ

(از ایڈیٹر)

جنگ کے دوران میں بحری سفر چونکہ خطرات سے پر تھا۔ اور جہازوں کا مہیا ہونا بھی ممکن نہ تھا۔ اس لئے ایک سال تو گورنمنٹ ہند کو یہ اعلان کر دینا پڑا۔ کہ وہ حجاج کے بحری سفر کے لئے جہازوں کا انتظام نہیں کر سکتی اور گزشتہ سال حالات کے کچھ بہتر ہو جانے کی وجہ سے ایک محدود تعداد کے لئے بحری سفر کا انتظام کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اب کے چونکہ جنگ کے خطرات بہت حد تک کم ہو چکے ہیں۔ ہندوستانی بندرگاہوں سے حجاز کی بندرگاہوں تک بحری راستہ بالکل محفوظ ہو گیا ہے۔ جہازوں کے لئے بھی اب ویسی مصروفیت نہیں رہی جیسی گزشتہ سال ان دنوں تھی۔ اس لئے مرکزی انجمن محافظ حجاج نے اپنے ایک حال کے اجلاس میں جو زیر صدارت خان بہادر الحاج وجیہہ الدین صاحب ایم۔ بی۔ ای دہلی میں منعقد ہوا۔ چند ایک نہایت ضروری قرار دادیں پاس کر کے حکومت کو حاجیوں کے لئے سہولتیں مہیا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پہلی قرار داد میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ انجمن کے دفتر میں جس کثرت سے حج پر جانیوالوں کی طرف سے استفسارات آ رہے ہیں۔ ان سے یہ نتیجہ اخذ کرنا پڑتا ہے۔ کہ امسال حاجیوں کی تعداد گزشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ ہوگی۔ لہٰذا یہ جلسہ حکومت سے درخواست کرتا ہے۔ کہ آئندہ موسم حج میں حجاج کے متعلق عاید کردہ پابندیوں کو حذف کر دیا جائے تاکہ کوئی عازم حج محروم نہ رہے۔ اسی سلسلہ میں کوٹہ کی بنا پر تعداد کے طریقہ کو قطعاً ترک کر دیا جائے۔

چونکہ گزشتہ سالوں میں حج کا عزم رکھنے والے سب لوگوں کو حج کرنے کا موقعہ میسر نہیں آ سکا۔ اس لئے اب کسی قدر سہولتیں پیدا ہونے پر قدرتاً ان کی تعداد میں اضافہ ہونا ضروری ہے۔ اور چونکہ صاحب توفیق مسلمانوں کے لئے حج کرنا ایک ضروری فریضہ ہے۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے۔ کہ جہانتک زیادہ سے زیادہ حاجیوں کو حجاز پہنچانے کا انتظام کر سکے ضرور کرے۔

دوسری قرار داد میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ حکومت متمول حجاج کی سہولت کے لئے ہوائی جہازوں کے سفر کا بھی انتظام کرے۔ ہمارے خیال میں حکومت اگر اس بارے میں کچھ نہ کچھ انتظام کر سکے۔ تو یہ مسلمانوں کے لئے شکر گزاری کا موجب ہوگا۔ اور اس طرح بحری جہازوں میں دوسرے لوگوں کے سفر کرنیکی کچھ گنجائش بھی زیادہ نکل سکے گی۔

تیسری قرار داد یہ پاس کی گئی ہے۔ کہ حکومت ہند جہاز ران کمپنیوں سے اس غرض سے گفت و شنید کرے۔ کہ ایسے حجاج کے لئے جو ماہ رمضان حرمین الشریفین میں گزارنا چاہیں کم از کم ایک جہاز کا انتظام کیا جائے۔ اور ایسے حجاج سے اخبارات میں اعلان شائع کر کے درخواستیں طلب کی جائیں۔ اور جہاز کی روانگی اس شرط سے منظور کی جائے۔ کہ درخواستیں ایک جہاز کے لئے کافی تعداد میں موصول ہو جائیں۔ یہ تجویز بھی خصوصیت کے ساتھ غور کرنے کے قابل ہے۔ رمضان کا مہینہ مسلمانوں کے لئے نہایت مبارک مہینہ ہے۔ اس میں عام مہینوں کی نسبت زیادہ ریاضت اور عبادت کی جاتی ہے۔ اور اسے مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ میں بسر کرنا جنہیں مسلمان نہایت ہی مقدس مقامات سمجھتے ہیں۔ مزید برکات کا موجب یقینی کیا جاتا ہے۔ اس غرض کے لئے صرف ایک جہاز کی روانگی کوئی ایسی بات نہیں ہے جس پر عمل نہ کیا جا سکے۔

باقی تجاویز میں کراچی حاجی کیمپ میں پانی اور طبی امداد کا معقول انتظام کرنے جہازوں میں قابل اطمینان کھانے کا انتظام کرنے اور ریل کے سفر میں سہولتیں مہیا کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ ۱۲ سال تک کے بچوں سے جہاز کا کرایہ نصف لیا جائے۔ اور تین سال تک کے بچے کرایہ سے مستثنیٰ قرار دیئے جائیں۔ یہ سب باتیں حکومت کے انتظام کے لحاظ سے نہایت معمولی لیکن حجاج کے لحاظ سے اہم اور ضروری ہیں۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ حکومت ان پر ہمدردانہ طور سے غور نہ کرے۔ لیکن ہمارے نزدیک صرف قرار دادیں پاس کر کے حکومت کو بھجوا دینا۔ اور اخبارات میں شائع کرا دینا اور وہ بھی ایسے وقت میں جبکہ حجاج کی روانگی میں بہت تھوڑا وقت باقی رہ گیا ہو کافی نہیں۔ بلکہ چاہیئے کہ انجمن محافظ حجاج سارا سال ہی حکومت کے حکام سے خط و کتابت کرکے اور ان سے ملاقاتیں کر کے حجاج کے لئے سہولتیں منظور کرانے کی کوشش جاری رکھے۔ خاص کر اس سال کے حج کے موقعہ پر جو مشکلات اور تکالیف حجاج کو پیش آئیں ان کو پورے ثبوت کے ساتھ حکومت کے سامنے رکھے اور ان کا ازالہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ اس طرح حجاج کو سفر میں بہت کچھ آسانیاں حاصل ہونے کی صورت کا پیدا ہونا یقینی امر ہے۔ اور اسی صورت میں انجمن محافظ حجاج خوش اسلوبی سے اپنے فرائض کی ادائیگی کے قابل اور مسلمانوں کے شکریہ کی مستحق ہو سکتی ہے۔

جلسہ سالانہ کے مضامین کے متعلق مشورہ

اخبار الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں احباب جماعت سے جلسہ سالانہ کے مضامین کے متعلق مشورہ طلب کیا گیا ہے۔ احباب فوری توجہ فرما کر ممنون کریں۔

(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

امتحانی دو سوال

فرمایا:- "ہمارا فرض اسلام کو اس کی جزئیات سمیت قائم کرنا ہے۔ اور اپنی اصلاح کے لئے ہر حکم پر عمل کرنا ضروری ہے۔ مگر یہ اصلاح میرے خطبات اور تقریروں سے نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہر کان وہ تقریریں نہیں سن سکتا۔ اور ہر شخص اس وقت نہیں سن سکتا۔ جب اس کا کان عمل کرنے کے لئے تیار ہو۔ ہر خطبہ جو میں پڑھتا ہوں۔ ہر تقریر جو میں کرتا ہوں۔ اور ہر تحریر جو میں لکھتا ہوں۔ اسے ہر احمدی اس نظر سے دیکھے۔ کہ وہ ایک ایسا طالب علم ہے۔ جسے ان باتوں کو یاد کر کے ان کا امتحان دینا ہے۔ اور ان میں جو عمل کرنے کے لئے ہیں۔ ان کا عملی امتحان اس کے ذمہ ہے"۔

۲۲ جون کا خطبہ الگ بھی تحریک جدید کی طرف سے چھاپ کر عہدہ داران اور بعض وعدہ کرنے والے احباب کے نام بھیجا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں دو سوال کئے گئے ہیں۔ جن کا جواب عملی درکار ہے۔

پہلا سوال یہ ہے۔ کہ آپ نے تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کے جو وعدے اپنے امام کے حضور پیش کئے ہیں۔ ان کو ادا کر چکے۔ اگر کسی غفلت۔ سستی یا مجبوری سے وعدے پورے نہیں کئے۔ تو اب حضور کا خطبہ پڑھ یا سنکر ہوشیار ہو جائیں۔ اور جلد سے جلد ادا کرنے کا ماحول پیدا کریں۔ زیادہ سے زیادہ ۳۱ جولائی تک ادا کر لیں۔

دوسرا سوال جو ہر امیر یا پریذیڈنٹ سے کیا گیا ہے۔ وہ یہ کہ ہر جماعت میں تحریک جدید کا سیکرٹری مال مقرر کیا جائے۔ اور انتخاب کر کے اسکی اطلاع دی جائے۔ اور سیکرٹری مال تحریک جدید انتخاب کے بعد کام شروع کر دے۔ یہ ہیں امتحانی دو سوال جن کا عملی جواب آپ سے مانگا جا رہا ہے۔ آپ ان کے جواب کے لئے فوری توجہ کریں۔

نوٹ:۔ "غلہ فنڈ" کے وعدے باوجودیکہ قریباً ایک ماہ سے اسکی تحریک ہو رہی ہے ابھی چند جماعتوں سے آئے ہیں۔ بڑی جماعتوں میں سے صرف سکندرآباد دکن کا وعدہ ۱۰۰/- روپیہ بمعہ رقم کے آیا ہے۔ چاہیئے کہ کارکنان فوری توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لیکچر لاہور کے متعلق

اشد ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجھے ہدایت فرمائی ہے کہ میں حسب ذیل اعلان کر دوں۔ لیکچر لاہور "اسلام میں اقتصادیات کی تعلیم" پانچ ہزار شائع کیا جاتے اور ذیل کی قیمتیں مقرر کی جائیں۔

ایک ہزار یا زیادہ خریدنے والے کو فی نسخہ ۹/- پانسو سے ہزار تک خریدنے والے کو فی نسخہ ۱۰/-
ایک سو سے پانچ سو تک ″ ″ ۱۱/- دس سے سو تک ″ ۱۱/-
اس سے کم کے لئے ″ ۱۲/-

(ذوالفقار علی خان انچارج بکڈپو)

انعامی مقابلہ

مجلس انصار سلطان القلم کے ماتحت مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ ہو گا۔ جس کے لئے حسب ذیل موضوع مقرر کیا گیا ہے:۔ "مذہب کیا ہے۔ اور کامل مذہب کیسا ہونا چاہیئے؟" مضامین سات سے دس فلسکیپ صفحات پر مشتمل ہوں۔ اور ۱۱ وفا (جولائی) تک پہنچ جائیں۔ خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مقابلہ میں شریک ہوں۔

خاکسار مشتاق احمد سیکرٹری مجلس انصار سلطان القلم

اخبار احمدیہ

بی۔ اے میں تین واقفین کی کامیابی تین احمدی نوجوانوں نے میٹرک پاس کرنے کے بعد اپنی زندگی اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دی تھی۔ کہ حضور جس طرح پسند فرمائیں ان سے کام لیں۔ یہ تینوں واقفین نصیر احمد خان صاحب۔ چوہدری ناصر محمد صاحب سیال ملک منور احمد صاحب ہیں۔ امسال یہ تینوں مخلص نوجوان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بی۔ اے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ جس پر انہیں مبارکباد دی جاتی ہے۔

درخواست دعا سید حمید الدین احمد صاحب جمشید پور کے دو بچے بیمار رہیں۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

دعائے نعم البدل (۱) عبدالغفار بابو علی صاحب اکبر وانا کی لڑکی طاہرہ بیگم ۱۴ جون ۱۹۴۵ء کو فوت ہو گئی۔ (۲) مبارک احمد صاحب انور قادیان کا لڑکا مظفر احمد انور وفات پا گیا۔ دعائے نعم البدل کی جائے۔

تیراکی کے مقابلہ میں اول خوشی کی بات ہے کہ اس دفعہ Annual Punjab Swimming Championships میں احمدیہ ہوسٹل کا ایک طالب علم عزیز زادہ السعید بابو اکبر علی صاحب Hundred Meters Free Style اور Fifty Meters Back Stroke (Juniors) میں اول رہا ہے۔ یہ نوجوان تعلیم الاسلام ہائی سکول کا سابق طالب علم ہے۔ اور اس نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے Tank میں سب سے پہلے تیرنا سیکھا تھا۔ (سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل)

تلاش گمشدہ میرا لڑکا ضیاء الدین کہیں چلا گیا ہے۔ اور کوئی اطلاع نہیں دی۔ اگر کسی دوست کو ملے یا وہ خود یہ الفاظ پڑھے تو اطلاع دیں۔ روشن الدین محلہ دارالعلوم قادیان

گلنسی میڈیکل کالج امرتسر میں داخلہ امسال گلنسی میڈیکل کالج میں فرسٹ ایر ایم بی بی ایس کلاس کا داخلہ ۹ جولائی تک جاری رہیگا۔ داخلہ کے لئے کم از کم تعلیم ایف ایس سی (میڈیکل گروپ) ہونی چاہئے۔ داخلہ کے وقت امیدوار کی اعلیٰ تعلیم۔ جسمانی صحت اور خاندان کی فوجی خدمات کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ قواعد داخلہ دفتر پرنسپل صاحب سے ۲/- بذریعہ منی آرڈر بھیجکر طلب کئے جا سکتے ہیں۔ عبد السمیع انبالوی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس (سٹوڈنٹ)

مخالفین کی ایذا رسانی میں اپنے گاؤں موضع چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں اکیلا احمدی ہوں۔ احرار نے حال میں اپنے جلسہ میں احمدیوں کے خلاف عوام کو جو اشتعال دلایا۔ اسکی وجہ سے مرد اور عورتیں شدید مخالفت کر رہے ہیں۔ اور ہر رنگ میں نقصان پہنچانے کے درپے ہیں احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور احمدیت کو ترقی بخشے۔ عبدالعزیز۔

لاہور چھاؤنی کے احمدی دوستوں کو اطلاع وہ دوست جو لاہور چھاؤنی میں بسلسلہ ملازمت یا کاروبار تشریف لائیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احمدیہ انجمن لاہور چھاؤنی نے توپخانہ بازار میں ایک مکان کرایہ پر لے رکھا ہے۔ جہاں نماز جمعہ باقاعدہ ہوتی ہے۔ روزانہ الفضل بھی جاری ہے۔ ایک مختصر سی لائبریری بھی ہے۔ جو دوست نئے آئیں۔ وہ ضرور انجمن یا خاکسار کے مکان پر تشریف لایا کریں۔ محمد شفیع پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی کلارک نیپئر ہوٹل۔

اعلان نکاح میری لڑکی امۃ الرحیم کا نکاح میاں عبدالمالک صاحب ولد مولوی عبدالحکیم صاحب ایبٹ آباد سے ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۵/۶ کو پڑھا۔ احباب بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔ مولا نذیر علی قادیان۔

سندھ کی جماعتوں کو اطلاع خاکسار نے ٹنڈو جان محمد میں حکمت کی دکان کھول رکھی ہے۔ اور اپنے مکان پر نماز جمعہ کا انتظام ہے۔ جس میں چک ۲۹۵ و ۲۰۰ کے احمدی احباب شامل ہوتے ہیں۔ ارد گرد کے دوسرے اصحاب بھی یہاں آکر نماز جمعہ ادا کیا کریں۔ اس کے ساتھ ہی خاکسار ہمارے

قرآن کریم کی معجزانہ حفاظت

بائیبل کے تراجم اور متن میں تغیر و تبدل کے متعلق پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ اب قرآن کریم کی حفاظت کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

آیت انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون (یقیناً ہم نے ہی اتارا ہے یہ ذکر اور ہم ہی یقیناً اس کے نگہبان ہیں) کے ماتحت قرآن کریم کی ہر پہلو سے حفاظت کے متعلق نہایت قوی دلائل دیئے گئے ہیں۔ جن کے خلاف مخالفین اسلام کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن یہاں صرف ترجمہ اور متن کے متعلق عرض کرونگا اسلامی علم و ادب میں قدیم سے یہ طریق چلا آرہا ہے۔ بلکہ اس نے اصولی صورت اختیار کر لی ہے۔ کہ قرآن کریم کا کسی زبان میں ترجمہ بغیر متن یعنی اصل عربی عبارت کے لکھا یا طبع نہیں کیا جاتا۔ یہاں تک کہ کسی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے بھی عربی عبارت کو ترک کر کے محض ترجمہ دے دینا معیوب خیال کیا جاتا ہے۔ ایک عیسائی نے فیروز پور سے اردو اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے انگریزی ترجمہ قرآن کریم بغیر متن کے شائع کیا۔ لیکن اسلامی دنیا نے اس کو نہایت ناپسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا۔ اس پابندی کا اثر احادیث کی کتابوں پر بھی پڑا ہے۔ چنانچہ فیروز پرنٹنگ پریس لاہور والوں نے حدیث کی مشہور کتاب تجرید بخاری کا اردو ترجمہ بغیر متن شائع کیا تو اسے بھی ناپسند کیا گیا اور توجہ دلانے پر انہوں نے دوسرا ایڈیشن معہ متن شائع کیا۔

اس اصل کی پابندی نے مخالفین اسلام کے لئے قرآن کریم کے تراجم میں بھی کسی قسم کی دست اندازی کرنے کی گنجائش نہیں چھوڑی ترجمہ کے بالمقابل متن کی موجودگی گویا ایک نہایت مصفا آئینہ ہے۔ جس میں ترجمہ کا ذرا سا نقص یا داغ معمولی بینائی رکھنے والے کو بھی فوراً نظر آجاتا ہے۔ ہر زبان میں بہت سے الفاظ ایسے پائے جاتے ہیں۔ جن کے ایک سے زیادہ معانی ہوتے ہیں۔ اور بعض چیزوں کے کئی کئی نام ہوتے ہیں۔ لیکن عربی زبان اس لحاظ سے دوسری زبانوں پر خاص فوقیت رکھتی ہے۔ اس زبان میں ایک ایک چیز کے بیسیوں اور سینکڑوں نام ہیں۔ مثلاً پانی شیر۔ تلوار اونٹ وغیرہ کے اور اس طرح ایک ایک لفظ کے بیسیوں معانی ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی لفظ کے صحیح معانی سمجھنے کے لئے لغت، سیاق و سباق اور متعلقہ زبان کے محاورات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ مخالفین اسلام اکثر سیاق و سباق اور محاورات عرب کو نظر انداز کر کے لفظی ترجمہ کی آڑ لیکر قرآن کریم کی بعض آیات پر اعتراض کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یہ مسلمہ بات ہے۔ کہ وہ ترجمہ میں اس طرح کا تغیر و تبدل کرنے کی جرات نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ بائیبل کے تراجم میں آئے دن کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ لایمسه الا المطھرون (قرآن کریم کو نہیں چھو سکتے یا نہیں سمجھ سکتے صحیح طور پر بجز پاک لوگوں کے یعنی جن کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو) کے مطابق ہمیشہ ایسے انسان پیدا کرتا رہتا ہے۔ جو قرآن کریم کے صحیح مطالب اور معانی دنیا کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور ان اعتراضات کے جو قرآن کریم پر کئے جاتے ہیں۔ دندان شکن جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطن ثم یحکم اللہ ایتہ۔ پس مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ جو کچھ ڈالتا ہے شیطان پھر مضبوط کرتا ہے اللہ اپنی آیات کو۔ پس وہ شہاب ثاقب کی طرح ان پر گر کر ان کے حملوں کو ناکارہ کرتے رہتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں بڑے بڑے یورپین عالم فاضل جنہیں عربی دانی کا دعویٰ ہوتا ہے اور ان کے علم و فضل سے ایک دنیا مرعوب ہوتی ہے۔ جب قرآن کریم پر اس طرح کوئی اعتراض کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ادنیٰ غلام جسے عربی کی معمولی سی بھی واقفیت ہوتی ہے۔ ان کے علم کو خاطر میں نہیں لاتا۔ اور نہایت جرأت اور دلیری کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیض اور آپ کے پیش فرمودہ علم کلام کے ذریعہ اس کی تردید کے لئے خم ٹھونک کر کھڑا ہو جاتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے اس طریق سے جہاں تک قرآن کریم کے معانی و مطالب اور ترجمہ کا تعلق ہے۔ غیر معمولی طور پر حفاظت فرمائی ہے۔

لفظی حفاظت کے متعلق علاوہ اس مشہور و معروف دلیل کے کہ اگر دنیا سے تمام الہامی کتب مفقود ہو جائیں۔ اور ان کا نام و نشان مٹا دیا جائے۔ تو صرف قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہوگی۔ جو ہر اس مقام پر جہاں اس کے ماننے والے موجود ہونگے۔ حافظوں کے ذریعہ لفظ بلفظ بغیر زیر و زبر کے فرق کے موجودہ ترتیب کے بالکل مطابق تھوڑے ہی عرصہ میں لکھی جائیگی۔ اور کسی نسخہ میں خواہ وہ ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں ہوں۔ ذرا بھر اختلاف نہ ہوگا۔ یہ بھی ایک دلیل ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ورتل القرآن ترتیلا (قرآن کو واضح طور پر آہستہ آہستہ اور صاف طور پر پڑھا کرو) کے حکم کے ماتحت مسلمانوں کے دلوں میں قرآن کی لفظی حفاظت کے لئے ایک خاص غیرت پیدا کر دی ہے۔ جب کبھی کوئی شخص کسی موقعہ پر مجلس میں یا نماز میں کسی آیت کو غلط پڑھے۔ خواہ وہ زیر و زبر کی غلطی کیوں نہ ہو۔ دوسرے سننے والے مسلمان جنہیں وہ حصہ قرآن یاد ہو۔ اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ اسکی تصحیح کر دیں۔ قرآن کے حافظوں کو آپ اس معاملہ میں نہایت ہی حساس پائینگے۔ رمضان کی تراویح میں قرآن سنانے والے حافظ کے ساتھ جو سامع حافظ ہوتا ہے۔ اگر کسی غلطی کی صحت کرنے میں اگر اس سے سہواً فروگذاشت ہو جائے۔ اور وہاں کوئی اور حافظ موجود ہو۔ تو دونوں کی شامت آجاتی ہے بعض دفعہ جھگڑے تک نوبت پہنچتی ہے۔ اگرچہ جھگڑا ناپسندیدہ فعل ہے۔ لیکن اس کا ایک روشن پہلو یہ ہے۔ کہ خدا نے مسلمانوں کے دلوں میں غیر معمولی غیرت پیدا کر کے قرآن کریم کی غیر معمولی حفاظت کے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔

دوسری الہامی کتابوں میں جس طرح کوئی چاہے۔ تحریف اور تبدیلی کرتا رہے۔ ان کے ماننے والے ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ جیسا کہ میں اپنے گذشتہ مضمون میں عرض کر چکا ہوں۔ آج کل اناجیل میں کم از کم چودہ آیات کھلم کھلا حذف کر دی گئی ہیں۔ لیکن ساری عیسائی دنیا میں سے کسی کو اتنا بھی احساس نہیں ہوا۔ جتنا کہ کسی ڈرامانویس مثلاً شکسپیئر کے کسی ڈراما میں تغیر و تبدل کا ہو سکتا ہے۔ خاکسار فضل کریم۔

نادہندگان چندہ کے اخراج کے متعلق اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور بعض نادہندگان کا معاملہ پیش کئے جانے پر حضور نے ارشاد فرمایا۔ "ایسے کیسوں میں جماعتہائے متعلقہ کو ہدایت دی جائے۔ کہ وہ اس قسم کے نادہندوں کے متعلق نظارت امور عامہ میں رپورٹ کریں۔ تا ان کو جماعت سے خارج کیا جائے۔" نیز فرمایا:۔ "جب تک ایسے لوگوں کو باقاعدہ طور پر نظارت امور عامہ کی معرفت جماعت سے خارج نہ کرایا جائے۔ تب تک وہ جماعت کے ممبر سمجھے جائیں گے۔ اور ان سے وصولی چندہ کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے قائم رہے گا۔"

اس لئے عہدیداران مقامی کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اگر ان کی جماعت میں ایسے دوست ہیں۔ جو باوجود ہر قسم کی کوشش کے چندہ کے تارک ہیں۔ تو ان کا معاملہ جماعت کی مجلس عاملہ میں پیش کر کے اسکی رپورٹ کے ساتھ نظارت امور عامہ میں بھجوائیں۔ تا کہ ان کے جماعت سے اخراج کا فیصلہ کیا جا سکے۔ اور جب تک ان کے اخراج کا فیصلہ جماعت مقامی نظارت امور عامہ کے توسط سے نہیں کروا لیتی۔ اس وقت تک جماعت سے چندہ کا مطالبہ قائم رہیگا۔

(ناظر بیت المال)

"قادیان میں تین چار ہزار آدمی موجود ہیں۔ اگر ہر شخص سچا احمدی ہوتا۔ تو اس کے اندر ایک جنون ہونا چاہیئے تھا کہ میں احمدیت کو پھیلاؤں"۔ (از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

(مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ)

سیرالیون احمدیہ مشن کی سہ ماہی رپورٹ

مغربی افریقہ میں احمدی مبلغین کی تبلیغی سرگرمیاں اور ان کے شاندار نتائج

(۲)

اینگلو امریکن ایجوکیشن وفد کو تبلیغ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج سیرالیون احمدیہ مشن کی گزشتہ سہ ماہ کی رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ آپ باوجود بے حد مصروف ہونے کے احمدیت کی تبلیغ کرنے اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی اور تعلیمی اور اصلاحی جدوجہد کی اہمیت ظاہر کرنیکے نئے نئے مواقع سے فائدہ اٹھانے کی بھی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ فروری ۱۹۴۵ء میں جب اینگلو امریکن ایجوکیشن وفد جس میں امریکہ کے بعض ذمہ دار افراد شامل تھے۔ اور جس کے ممبر امریکن انگریز اور نیگرو تھے مغربی افریقہ کی تعلیمی حالت اور دیہاتی زندگی کا مطالعہ کرنے کے لئے آیا۔ تو اسے مولوی صاحب موصوف نے بذریعہ تحریر مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی مذہبی تعلیمی اور تمدنی سرگرمیوں سے مفصل طور پر مطلع کیا۔ اور وفد کے تمام ممبروں کو تحفۃً سلسلہ کی بعض کتب بھی ارسال کیں۔

خط و کتابت کا وسیع کام

ہمارے سیرالیون مشن کے مبلغین کی دوسری اہم مصروفیتوں کے علاوہ مختلف قسم کی خط و کتابت کا کام بھی روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں۔

اس ملک میں جوں جوں احمدیت ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ اور مشن مضبوط ہورہا ہے۔ آفیشل اور تبلیغی و تربیتی خط و کتابت کا سلسلہ بھی بہت وسیع ہوتا چلا جارہا ہے۔ یہاں کے مخالف چیفوں کے خلاف گورنمنٹ کے ہاں شکایات وغیرہ کرنے ایسے مقدمات کی پیروی کرنے میں اکثر لمبی خط و کتابت کرنی پڑتی ہے مگر نہ تو ہمارے پاس اتنا فنڈ ہے کہ علیحدہ کلرک وغیرہ رکھ سکیں اور نہ ہی کوئی ایسا شخص ہمارے پاس موجود ہے۔ جو جملہ خطوط وغیرہ کا جواب مشن کے مفاد کے مطابق تسلی بخش دے سکے اس لئے اس کام میں قریباً ہم دونوں ہی مصروف رہتے ہیں اور ۱۹۴۵ء کے شروع سے اب تک ہمیں جملہ مقدمات اور سکولوں وغیرہ کی خط و کتابت اور الجھنوں میں پڑنے کی وجہ سے نہ صرف کسی نئے اور لمبے تبلیغی دورے کا موقع نہیں مل سکا بلکہ بعض پرانی جماعتوں کے ہاں بھی اب تک نہیں جا سکے۔ چنانچہ شروع سال سے اب تک علاوہ بعض ضروری مضامین کے لکھنے اور تبلیغی کتب ارسال کرنے اور لوکل ضروریات کے مطابق بعض ٹریکٹ شائع کروانے کے لئے دوسو تیس (۲۳۰) کے قریب آفیشل اور غیر آفیشل خطوط جن میں سے اکثر مکرم چوہدری محمد احسان الٰہی صاحب تقریباً روزانہ ٹائپ کرتے رہے ارسال کئے گئے۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ان مجاہدین پر کام کا کس قدر غیر معمولی بار ہے۔ اس بار کو ہلکا کرنا ہمارے احمدی نوجوانوں کا فرض ہے۔ اور امید ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور اسی کی بخشی ہوئی توفیق سے ہمارے کئی نوجوان بے تابی کے ساتھ اس وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ جبکہ انہیں وہاں پہنچکر دین کی خدمات سرانجام دینے کا موقع میسر آئیگا۔

ایک احمدی پیراماؤنٹ چیف کا استقبال

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب لکھتے ہیں۔

ایک لمبے عرصہ سے یہاں بُو میں ہر سال ایسٹر کی چھٹیوں میں سیرالیون کے مشرقی صوبے کے تعلیم یافتہ پیراماؤنٹ چیفوں کی ایک میٹنگ ہوتی ہے۔ جس میں صوبہ کے اہم تعلیمی امور پر گفتگو اور مشورہ ہوتا ہے۔ چونکہ ہمارے ایک احمدی چیف پی سی۔ ناصرالدین کینو اگا مانگا آف باجیبو بھی جو تمام سیرالیون کے پیراماؤنٹ چیفوں میں سے اکیلے احمدی ہیں۔ اس کمیٹی کے ممبر ہیں اس لئے وہ بھی اس سال کی میٹنگ میں شرکت کے لئے بُو آئے۔ ان کے آنے سے قبل احمدی احباب سے مشورہ کرنے کے بعد ہم نے فیصلہ کیا کہ بُو ریلوے سٹیشن پر بُو اور باؤماہوں کے جملہ احمدیوں اور دونوں سکولوں کے استادوں اور لڑکوں سمیت ان کا استقبال کیا جائے۔ ایک مخلص احمدی پیراماؤنٹ چیف کی عزت افزائی کے علاوہ اس استقبال کا اہم مقصد یہ بھی تھا۔ کہ باہر سے آنے والے پیراماؤنٹ چیفوں اور قصبہ بُو کی پبلک پر یہ امر واضح کیا جاتے کہ ہمارے مخالف بعض تعلیم یافتہ افریقنوں کا جو یہ خیال ہے۔ کہ احمدی مبلغوں کا کام اور احمدیت یہاں صرف جھاگ کی طرح ہے۔ جس کا نہ کوئی مستقبل ہے۔ اور نہ کوئی بیک گراؤنڈ چند غریبوں کی ٹولی کی تعلیاں ہیں۔ اس لئے ان کی طرف کوئی توجہ نہ کرنی چاہیئے۔ یہ سراسر بے بنیاد اور غلط ہے۔ احمدیت اس ملک میں کوئی کھیل کھیلنے کے لئے نہیں آئی۔ بلکہ اس ملک کی روحانی کایا پلٹ دینے کا بیڑا اٹھا کر آئی ہے۔ اور کہ چند غریبوں کی اسی ٹولی نے تین چار سالوں میں دینی اور دنیوی تعلیم کے لحاظ سے وہ کام کر دکھایا ہے۔ جو تمام سیرالیون کے دوسرے مسلمان صدیوں سے نہیں کر سکے۔

چنانچہ چیف کی آمد سے دو دن قبل باؤماہوں احمدیہ گورنمنٹ اسسٹڈ سکول کے تمام طالب علموں اور بعض احمدی احباب کو لاریوں کے ذریعہ بُو لایا گیا۔ ان کے علاوہ بُو احمدیہ سکول کے طالب علموں کو بھی اچھی طرح تیار کیا گیا۔ اور جس دن چیفوں نے آنا تھا تمام احمدی احباب اور دونوں سکولوں کے لڑکے جو اپنے اپنے سکول کے جھنڈوں کے ساتھ تھے جلوس میں شامل ہوئے۔ نیز بعض احمدی عورتیں اور بچے بھی دو پارٹیوں میں شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں سے عربی اور انگریزی نظمیں پڑھتے ہوئے سٹیشن پر پہنچ گئے۔ گاڑی کے آنے پر تمام احمدی احباب نے چیف کو خوش آمدید کہا اور اُن سے مصافحہ کیا۔ سکول کے لڑکوں نے نظموں وغیرہ کے ذریعے ان کو WEL COME کیا۔ جس کا چیف صاحب نے مختصر جواب دیتے ہوئے اپنی اور اپنے لواحقین کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ ہمارے اس احمدی چیف صاحب کے اس طرح استقبال کا پبلک پر اور دوسرے پیراماؤنٹ چیفوں پر بھی جیسا کہ ہمیں اپنے احمدی چیف کی زبانی بعد میں معلوم ہوا بہت اچھا اثر ہوا۔ اس کے بعد چیف صاحب تو اپنی قیام گاہ پر چلے گئے اور ہم سب پھر اُسی طرح جلوس کی صورت میں شہر میں سے گزرتے ہوئے واپس مشن میں آگئے۔

جلوس اور استقبال کا اثر

جیسا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے توقع تھی۔ اس جلوس اور استقبال کا اثر شہر کے لوگوں پر واقعی حیرت انگیز ہوا۔ مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

اُس دن اکثر جگہوں پر لوگ احمدیت کے متعلق گفتگو کرتے پاتے گئے۔ اور کئی مخالف لوگوں نے بھی اُس دن سے اپنے لڑکے ہمارے سکول میں تعلیم کے لئے بھیجنے شروع کر دیئے ہیں۔ جہاں اس امر کا لوگوں پر اچھا اثر ہوا وہاں غیر احمدی لیڈروں اور دوسرے عیسائی مخالفین احمدیت نے ہمارے اس جلوس وغیرہ کے خلاف شرارت کرنے کی بھی کوشش کی۔ لیکن ہم نے حکمتِ عملی سے ان کی شرارتوں کا دروازہ پہلے سے ہی بند کر چھوڑا تھا۔ چنانچہ چیف کے آنے سے ایک دن قبل میں نے ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب بُو اور علاقہ بُو کے پیراماؤنٹ چیف اور سٹیشن ماسٹر وغیرہ کو اطلاعات بھیجکر اجازت حاصل کرلی تھی۔ جن کا شاید مخالفین کو کسی طرح علم ہوگیا۔ اور وہ عملی طور پر شرارت سے باز رہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ دوسرے دن بھی تمام طالب علم اپنے چیف اور بعض اور بڑے آدمیوں کے ہاں گئے جہاں انہوں نے نماز اور اس کا انگریزی اور مینڈے زبان میں زبانی ترجمہ کرکے سنانے کے علاوہ بعض مذہبی مضامین بھی پڑھے اور بعض چھوٹے چھوٹے بچوں نے قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ جس پر بعض لوگوں نے حیرت سے کہا ہمیں احمدیت کے متعلق لوگوں نے بہت دھوکا دیا۔ اور غلط باتیں بتائیں اب تک ہمیں تو علم ہی نہ تھا کہ احمدیت ہمارے علاقے میں ایسے اچھے کام کر رہی ہے۔ ہمارے احمدی چیف صاحب دورانِ قیام بُو میں بعض دفعہ صبح و شام کی نمازوں کے لئے ہماری قیام گاہ پر آتے رہے۔ اُن کے یہاں پہنچنے کے دوسرے دن بُو کی احمدیہ جماعت کی طرف سے انہیں ایک بکری اور ایک بوری چاول ہدیہ کے طور پر دیئے گئے۔ ہمارے باؤماہوں سکول کے جس میں چیف صاحب کے اپنے بھی تین چار لڑکے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ لڑکوں کو بُو سے باؤماہوں بذریعہ لاری جانے کے لئے انہوں نے دو پونڈ دیئے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

نومبائعین

ہر قسم کی مشکلات اور کام کرنے والوں کی قلت کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔

چنانچہ مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

اکتوبر ۱۹۴۴ء سے اب تک سیرالیون میں دو نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ ان جماعتوں اور دیگر انفرادی طور پر بیعت کرنے والوں کی کل تعداد تقریباً ڈیڑھ سو ہے۔ ان کی بیعتیں حضرت مصلح موعود سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہیں۔ احباب ان کے احمدیت پر ثابت قدم رہنے اور تقویتِ ایمان کے لئے دعا فرمائیں۔ مکرم محترم جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی طرف سے مارچ کے مہینے میں حکم آیا کہ سیرالیون کی تمام احمدی جماعتوں کی تعداد کو اُنف اور تمام افراد کے نام لکھ کر ارسال کروں اُسی وقت ایک خاص سرکولر یہاں کی تمام جماعتوں کو روانہ کیا گیا۔ کہ ہر جماعت کا امام اپنی اپنی جماعت کے افراد اور مختصر ضروری کوائف ارسال کرے۔ سو چند ہی دنوں میں قریباً سب نے سرکلر کی تعمیل کرتے ہوئے۔ مجھے جملہ نام ارسال کر دیئے۔ جن کو مکرم چوہدری صاحب نے نمبروار ترتیب دے کر نام دیتے ٹائپ کر دیئے۔ وہ فہرست ارسال کی جا چکی ہے۔

قادیان میں عظیم الشّان مذاہب کانفرنس کا انعقاد

حسب خواہش حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام وحسب فیصلہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ امسال ماہ دسمبر میں جلسہ سالانہ کے دنوں میں قادیان میں ایک عظیم الشان مذاہب کانفرنس منعقد کی جائیگی۔ جس میں تمام بڑے بڑے مذاہب کے نمائندگان کو دعوت دی جائیگی۔ جو دوسرے مذاہب پر حملہ کئے بغیر اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں گے۔ احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ کثرت سے غیر مسلم احباب کو اس میں شرکت کے لئے ابھی سے تیار کریں۔ اور اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ تاریخ انعقاد اور مضمون سے جلد اطلاع کی جاویگی۔

(نظارت دعوت و تبلیغ)

افسوس کہ [illegible] صاحب [illegible] قادیان کے [illegible] صاحب کی دختر [illegible] ایک لمبی بیماری کے بعد ۲۷ رجون کو فوت ہو گئی۔

احرار کی سیاسی موت

آج سے دس سال قبل احرار مومنٹ بہت زوروں پر تھی۔ بعض افسران سرکاری بھی ان کی پیٹھ ٹھونک رہے تھے۔ اور احرار نے بدزبانی سے۔ خلاف قانون حرکات سے۔ مقدمہ بازی سے۔ بہیمی طاقت سے اور بے بنیاد پراپیگنڈا سے جماعت احمدیہ کے خلاف ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا تھا۔ لیڈران احرار میں سے بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا۔ کہ ہم احمدیت کو کچل کر رکھ دینگے۔ اور بعض نے "فاتح قادیان" کا لقب اختیار کر رکھا تھا۔ احرار نے یہ پروگرام محض سیاسی اغراض کے حصول کے لئے بنایا۔ مقصد محض یہ تھا۔ کہ ملک میں احمدیت کے خلاف جذبات نفرت پیدا کر کے زیادہ سے زیادہ ووٹ احرار کے لئے حاصل کئے جائیں۔ اور اسمبلی میں اکثریت حاصل کر کے حکومت پر قبضہ کیا جائے۔ چنانچہ اس وقت کے وزیر اعظم سر سکندر حیات خاں کو دھمکیاں دے دی گئی تھیں۔ کہ ان کی بجائے احرار اپنے میں سے کسی کو اس منصب پر سرفراز کرینگے۔ مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ احرار کا جو عبرتناک سیاسی انجام ہوا۔ اور جو خطرناک سیاسی موت ان پر آئی۔ وہ مولوی عطاء اللہ صاحب امیر شریعت احرار کی اس تقریر سے ظاہر ہے۔ جو انہوں نے ۱۵ و ۱۶ رجون کی درمیانی شب کو گورداسپور میں کی۔

اس تقریر کا لب لباب یہ ہے۔ کہ احرار نے سب کچھ لیگ کے سپرد کر دیا ہے۔ سہارنپور میں جو ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے۔ اس میں احرار نے موت قبول کر لی ہے۔ اب مجلس احرار نہ تو لیگ کی حریف ہے نہ حلیف۔ اور نہ رقیب۔ احرار نے سیاسی میدان لیگ کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ اور اب احرار کے لیڈروں کا کام مسجدوں کی امامت اور جمعرات کی روٹیاں کھانا رہ گیا ہے۔ احرار ایک ایسا گروہ ہے۔ جس کے ساتھ ایک تاریخ ہے۔ لیگ کے ساتھ کوئی ایسی تاریخ نہیں ہے۔ احرار صاحب حال ہیں۔ صاحب قال نہیں ہیں۔ پنجاب کی وزارت نے مولوی حبیب الرحمٰن کو قید کر رکھا ہے۔ نہ ان پر مقدمہ چلاتے ہیں۔ نہ ان کو رہا کرتے ہیں۔ پنجاب کے وزراء کونسل کے باہر لیگی ہیں۔ کونسل ہاؤس کے اندر یونینسٹ ہیں۔ جب وزراء سے پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے گورنمنٹ آف انڈیا کے حکم سے مولوی حبیب الرحمان کو قید کیا ہے۔ مگر جب سنٹرل اسمبلی میں سوال کرایا گیا تو ہوم ممبر نے کہدیا کہ ہمیں حبیب الرحمٰن کی قید کا علم نہیں ہے۔ دراصل پنجاب کے وزراء ہی اس کے ذمے دار ہیں۔ ہم نے پنجاب کے ہر شہر میں جلسے کئے مگر مولوی صاحب کو رہا نہیں کیا جاتا۔ دراصل سب کچھ راجہ غضنفر علی کے اشارے سے ہو رہا ہے۔ ہم نے لیگ کو سب کچھ سپرد کر دیا ہے۔ آج تک لیگ نے کچھ کر کے نہیں دکھایا۔ اب دیکھیئے لیگ کیا کرتی ہے۔ ایک سیاسی جماعت کا دوسرے کے لئے میدان چھوڑ دینا۔ ایک بہت بڑی قربانی ہے۔

بخاری صاحب کی لمبی چوڑی تقریر سُن کر مجھ پر یہ اثر تھا کہ یہ ایک شکست خوردہ انسان کی تقریر ہے۔ لیگ پر بھی جو حملے کئے گئے ہیں وہ بھی ایسے ہیں جسے انگریزی میں

hetting below the belt

کہتے ہیں۔ دراصل احرار نے سب کچھ لیگ کے ایسے سپرد کر دیا کہ اب حالات ہی ایسے ہو گئے ہیں۔ کہ احرار ایسا کرنے پر مجبور ہو گئے۔ مسٹر جناح نے مسلمانوں کو ایک حد تک منظم کر دیا ہے۔ پنجاب کے تقریباً کل احرار لیگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ بنگال سندھ۔ فرنٹیر۔ پنجاب کے مسلمانوں کو منظم کر کے مسٹر جناح نے بہت بڑا کام کیا ہے ایسی کامیابی اس سے پہلے مسلم لیگ کے کسی پریذیڈنٹ کو حاصل نہیں ہوئی۔ اب لارڈ ویول کے تازہ اعلان میں مسلم لیگ کو سرکاری طور سے مسلمانوں کی نمائندہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ لیگ کی یہ شاندار کامیابی مجلس احرار کے لئے موت کا پیغام ہے۔ عجیب اتفاق ہے کہ جمعہ کے دن لارڈ ویول کا اعلان نکلا۔ اور اسی دن بخاری صاحب نے اپنی شکست کا اعتراف کیا نتیجہ یہ ہے کہ احرار کے لمبے چوڑے سیاسی پروگرام کالعدم ہو گئے اور احرار کی سیاسی زندگی ختم شد۔

قوموں کی زندگی میں دس برس کوئی چیز نہیں ہوتے احرار کی تحریک دس سال میں ہی ختم ہو گئی۔ اس لئے اس تحریک کو تحریک کہنا بھی تاریخی لحاظ سے غلط ہوگا۔ ہاں اسے ایک ہنگامہ یا آندھی کہیں تو غلط نہ ہوگا۔ سارا زور لگانے کے باوجود احرار کو سنٹرل اسمبلی میں صرف ایک ہی سیٹ مل سکی اور پنجاب اسمبلی میں صرف دو۔ حالانکہ پنجاب ان کا مرکز ہے۔ اور ان کا دعویٰ تھا کہ پنجاب کے تمام مسلمان ان کے ساتھ ہیں۔

ان سب حالات اور اہم تبدیلیوں کو دیکھ کر میں سمجھتا ہوں۔ اور یقین رکھتا ہوں۔ یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے ہمارے مقدس امام حضرت مصلح الموعود کی صداقت کے اظہار اور احمدیت کی تائید اور نصرت کے لئے ہو رہا ہے۔ آج سے دس سال پہلے احراری تحریک زوروں پر تھی احمدیت کی کشتی کو مہیب موجوں کا مقابلہ تھا۔ چاروں طرف تاریکی تھی۔ احرار کی شکست کے ظاہرہ کوئی آثار نہ تھے۔ حضور نے فرمایا تھا کہ میں زمین کو احرار کے پاؤں کے نیچے سے نکلتے دیکھتا ہوں۔ اللہ اکبر حضور کے یہ الفاظ کس شان سے پورے ہوئے۔ اللہ تعالےٰ نے زمین و آسمان بدل دیئے۔ اور اب دشمن کو اپنی شکست کا خود اعتراف ہے۔

میں احمدیت کے مخالفین سے دریافت کرتا ہوں۔ ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمایئے آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ گزشتہ ۳۰ سال سے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ہاتھ جماعت احمدیہ کے مقدس امام کی امداد کر رہا ہے جو بات آپ فرماتے ہیں غیر معمولی مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود پوری ہو جاتی ہے جو تحریک آپ جاری فرماتے ہیں۔ وہ نہایت شاندار اور توقع سے بھی بڑھ کر کامیاب ہو جاتی ہے۔ جتنا روپیہ آپ خدمت دین کے واسطے طلب فرماتے ہیں۔ اس سے زیادہ جماعت احمدیہ پیش کر دیتی ہے۔ مگر آپ کے مخالف آپ کے مقابلہ میں ہمیشہ شکست کھاتے ہیں۔ مخالفین کو اس لمبی واقعاتی شہادت پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے اور تسلیم کرنا چاہیئے کہ [illegible] جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی خاص نصرت اور تائید حاصل ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بے سرو سامان اور نہایت قلیل التعداد ہونے کے باوجود مخالفین پر کامیاب ہو رہی ہے۔

خاکسار قریشی ضیاء الدین ایڈووکیٹ گورداسپور

وصیّتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۵۱۴ منکہ معراج بیگم زوجہ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حمزہ غوث سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت غیر منقولہ حسب ذیل ہے بیس مرلہ اراضی واقعہ شہر سیالکوٹ محلہ پل ایک قیمتی ایک ہزار روپیہ۔ زیور کوئی نہیں ہے حق مہر پانصد روپیہ بذمہ میرے خاوند ہے۔ علاوہ ازیں میری تنخواہ ۵۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ماہوار حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر جو بھی جائیداد ثابت ہوگی اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ معراج بیگم موصیہ۔ گواہ شد: عبدالرحمٰن ایل۔ ایل۔ بی خاوند موصیہ۔ گواہ شد شیخ عبدالغنی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۵۱۹ منکہ حاجی محکم الدین ولد میاں شمس الدین قوم خواجہ پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن چکوال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان خام واقعہ چکوال قیمتی اندازاً ۱۰۰۰/- جس کا میں واحد مالک ہوں۔ (۲) دو کنال زمین سکنی افتادہ محلہ دارالرحمت قادیان میں ہے۔ جسے ہم تین بھائیوں نے آج سے بیس سال قبل ۳۰۰/- روپے کو خریدا تھا جس کے ۱/۳ حصہ کا میں مالک ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ تجارتی آمد پر ہے (یعنی کمیشن ایجنسی پر) جو معین نہیں میں تازیست اپنی آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد حاجی محکم الدین محلہ کائچ سٹریٹ مکان ۱۸/۲۰۶ ڈاکخانہ بوبازار کلکتہ۔ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد محمد رفیق موہی ۸۰۰۰

نمبر ۸۵۲۰ منکہ چودھری محمد منصعت خان ولد چودھری قلندر بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سٹروعہ ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین تقریباً ۱۲ گھماؤں اور مکانات جو کہ ہم چار بھائیوں میں مشترک جائیداد ہے ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ میں محکمہ ریلوے میں اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ہوں۔ اور میری موجودہ تنخواہ مبلغ ۷۰/- روپے ہے میں مندرجہ بالا جائیداد اور تنخواہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور وصیت کرتا ہوں کہ اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو یا میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد چودھری محمد منصعت خان احمدی اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر جاکھل جنکشن ضلع حصار

نمبر ۸۵۲۳ منکہ نواب بی بی زوجہ چودھری محمد عبداللہ صاحب قوم جٹ کاہلوں عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن چک نمبر ۱۱/۷ حال اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ چوڑیاں طلائی وزنی ۶ تولہ قیمتی ۲۰۴/- اور کانٹے طلائی وزنی نو ماشہ۔ حق مہر ۳۰۰ روپے آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی مجلس کارپرداز کو اطلاع دیتی رہوں گی۔ اور میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نواب بی بی موصیہ اوکاڑہ۔ گواہ شد۔ چودھری محمد عبداللہ خاوند موصیہ ڈسپنسر اوکاڑہ ہسپتال۔ گواہ شد:۔ چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۴۹۸ منکہ سارہ بیگم بنت شیخ دوست محمد صاحب قوم شیخ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفضل بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے کانٹے طلائی قیمتی ۴۱/- نقد ۴/- اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ ۴ روپے ماہوار والد صاحب کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ میری وفات کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامۃ سارہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد رحمانی گواہ شد۔ غلام حسین بی۔ اے۔ ایس پنشنر

نمبر ۸۵۲۴ منکہ نسیم اختر زوجہ چودھری رشید احمد صاحب قوم جٹ لودھراں عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۴۲ء ساکن چک ۳۵۴ ج۔ ب قادر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ھ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند (۲) زیور بہ تفصیل ذیل۔ نفیاں طلائی وزنی ۳ تولہ۔ نیکلس طلائی وزنی ۵ تولہ۔ کانٹے طلائی ۲ عدد وزنی ایک تولہ سوئی طلائی ایک عدد وزنی نو ماشہ انگوٹھی طلائی دو عدد وزنی ۸ ماشہ۔ کل وزن زیورات دس تولہ پانچ ماشہ ایک عدد رسٹ واچ قیمتی ۶۰/- کل ۱۷۹۰/- روپے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور انشاء اللہ اس جائیداد کو ایک سال تک ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ میری وفات پر اگر مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ نسیم اختر موصیہ۔ گواہ شد چودھری رشید احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ چودھری فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۵۲۵ منکہ نصرت بی بی زوجہ عبدالستار صاحب قوم شیخ عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) انگوٹھی اور کانٹے وزن ۱/۲ تولہ ۱۱/-/- (۲) حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰/- کل ۳۱۱/- روپے مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ اپنے خاوند سے ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ بوقت وفات جو جائیداد موجود ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ:۔ نصرت بی بی بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد۔ عبدالستار خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ نور احمد اوورسیر دارالرحمت۔

نمبر ۸۵۲۸ منکہ چودھری نور احمد ولد فتح علی صاحب قوم چیمہ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۲/۲/۰۴ ساکن داتہ زید کا ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ۸ ایکڑ اراضی موروثی ہے۔ اس کی قیمت بوجہ موروثی ہونے کے ساڑھے چار صد روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک راس بھینس اور ایک راس گائے ایک راس بیل ہے جن کی قیمت اندازاً ایک ہزار روپیہ ہے۔ کل ۱۴۵۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد نور احمد موصی۔ گواہ شد۔ ڈاکٹر رحمت اللہ میڈیکل پریکٹیشنر قلعہ صوبا سنگھ گواہ شد۔ بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ داتہ زید کا۔

نمبر ۸۵۲۹ ناصرہ بیگم زوجہ صوفی عبدالغفور صاحب قوم پراچہ پیشہ نرسنگ عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد میرا حق مہر ہے جو خاوند کے ذمہ ہے اگر مل گیا تو اسکے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ ہے (۲) میں نرسنگ کا کام کرتی ہوں۔ اس کی آمدنی کچھ مقرر نہیں ہو سکتی۔ بہرحال جو کچھ وصول ہوگا۔ اس کا دسواں حصہ ادا کرتا ہوں گا فی الحال اوسط دس روپے ماہوار ہے۔ الامۃ ناصرہ بیگم۔ گواہ شد (مفتی) محمد صادق۔ گواہ شد:۔ قاضی حبیب اللہ والد موصیہ

نمبر ۸۴۸۰ منکہ ارشاد بیگم زوجہ چودھری محمد اکبر صاحب قوم جٹ ساہی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۴۱ء ساکن چک ۳۵۴ ج۔ ب قادر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ھ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ پانچ صد روپیہ مہر بذمہ خاوند (۲) زیور بہ تفصیل ذیل۔ انگوٹھی طلائی ایک وزنی ۴ ماشہ۔ سوئی طلائی ایک وزنی ۹ ماشے۔ کانٹے طلائی دو عدد وزنی ۹ ماشہ کل وزن زیورات ایک تولہ دس ماشہ قیمتی ۱۲۹/- روپے۔ کل جائیداد ۶۲۹/- کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ حصہ جائیداد ایک سال تک ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ وباللہ التوفیق میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر اگر مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ ارشاد بیگم بقلم خود۔ گواہ شد چودھری رشید احمد گواہ شد۔ چودھری فیض احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۴۸۱ منکہ امۃ الحفیظ بنت ڈاکٹر منظور احمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳؍ جون ۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمدن پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو کہ میں انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائیداد میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبدہ امۃ الحفیظ ٹیچر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد:۔ فضل الرحمن ٹرانسلیٹر سکول ہوزری ورکس قادیان۔ گواہ شد عبد الصمد موصی۔

نمبر ۸۵۰۳ منکہ عبد القادر صوبیدار میجر ولد صوبیدار چوہدری محمد بخش صاحب قوم جٹ سباہی پیشہ زمینداری و پنشن عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن چک نمبر ۳۵۴ ج ب قادر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ر ماہ ہجرت ۱۳۲۴ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) ڈیڑھ مربعہ زرعی اراضی قسم نہری قیمتی ۱۰ ہزار روپیہ ملکیت خود پیدا کردہ (۲) ایک مکان پختہ واقع دار العلوم چار ہزار روپیہ میں اس مندرجہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ لیکن میرا گزارہ محض اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد بصورت پنشن پر بھی ہے۔ جو مبلغ ۱۲۵/- روپے ماہوار ہے۔ اس کا دسواں حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ میری وفات پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد چوہدری عبد القادر صوبیدار میجر موصی۔ گواہ شد:۔ رشید احمد پی موصی۔ گواہ شد:۔ چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر خریداری کے بغیر

دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپ کے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا۔ (مینیجر)

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نئے طلبہ کا داخلہ ۱۵ر جولائی ۱۹۴۵ء سے ۲۳ر جولائی ۱۹۴۵ء تک ہوگا درخواست داخلہ ۸ر جولائی ۱۹۴۵ء تک دفتر پرنسپل طبیہ کالج میں پہنچ جانی چاہیئے۔ دفتر کی جانب سے مقررکی ہوئی تاریخ پر امیدوار کو کالج میں حاضر ہونا چاہیئے۔ تعداد مقررہ کے پورا ہونے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ ہوگا۔

قواعد داخلہ مفت طلب کئے جا سکتے ہیں

عطاء اللہ بٹ
پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

گوام ۲۹ جون۔ جاپان کا صنعتی شہری رقبہ ۱۵ میل بالکل جل گیا ہے۔ ۲۲ جون کو ہوائی جہازوں کے کارخانوں پر جو بمباری کی گئی۔ اس سے اسی کارخانے برباد ہو گئے۔

مدراس ۲۹ جون۔ مسٹر دیشپانڈے سیکرٹری آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے پریس کانفرنس میں ویول سکیم کو غیر جمہوری قومیت کش اور ہندو کش قرار دیا۔ اور کہا۔ کہ ہندو مہاسبھا ہر ممکن ذریعہ سے اس سکیم کی مزاحمت کرے گی۔ ہم لوگوں میں اس قدر شدید جذبہ پیدا کر دینگے۔ کہ اگر ایگزیکٹو کونسل اور وزارتیں بن گئیں۔ تو ہم انہیں چلنے نہیں دینگے۔

کراچی ۲۹ جون۔ ایک پسنجر ٹرین میں اس قدر بھیڑ تھی۔ کہ لاڑکانہ سٹیشن پر گاڑی کے تھرڈ کلاس کے ڈبے میں دو اشخاص مردہ حالت میں پائے گئے۔

کلکتہ ۲۹ جون۔ حکومت بنگال نے ایک حکم کے ذریعہ صوبہ سے تمام اہم اشیائے خوردنی کی برآمد ممنوع قرار دے دی ہے۔

شملہ ۲۹ جون۔ مسلم لیگ ہائی کمان کے ترجمان نے ایک انٹرویو میں اعلان کیا۔ کہ مسلم لیگ اس بنیادی پوزیشن سے نہ ہٹ سکتی ہے۔ اور نہ ہٹنے کو تیار ہے۔ کہ ایگزیکٹو کونسل کے لئے پانچوں مسلمان ممبر [illegible] وہی نامزد کرے گی۔ شملہ کے سرکاری حلقوں کی طرف سے برملا کہا جا رہا ہے۔ کہ کانگرس لیگ بات چیت میں ڈیڈ لاک شملہ کانفرنس کے رستہ میں ایسی چٹان نہیں بننے پائیگا۔ کہ کانفرنس ہی ختم ہو جائے۔ اس سلسلہ میں یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ ویول تجاویز سے یہ امر بالکل واضح ہے۔ کہ ایگزیکٹو کونسل میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی مساوی نمائندگی ایک طے شدہ معاملہ ہے۔ اور اس میں رد و بدل نہیں ہو سکتا۔

لنڈن ۲۹ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانوی گورنمنٹ نے وائسرائے کو ہدایت کی ہے۔ کہ شملہ کانفرنس میں ادھر یا ادھر فیصلہ کر دیا جائے۔ تاکہ برطانوی جنرل انتخابات سے پہلے ہندوستان کا مسئلہ حل ہو جائے۔

لنڈن ۲۹ جون۔ جاپان کی فوجی پوزیشن کے متعلق جو نازک صورت حالات پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی جاپان کی طرف سے صلح کی کوشش قطعی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکن سینیٹر ہوم کیپہرٹ نے علانیہ طور پر اشارہ کیا ہے۔ کہ جاپان نے اتحادیوں سے صلح کی پیشکش کر دی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ صدر ٹرومین نے پچھلے دنوں اس افواہ کی تصدیق کی تھی۔ کہ جاپان صلح کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔

لنڈن ۲۹ جون۔ امریکن اخبارات نے بھی اب لکھنا شروع کر دیا ہے۔ کہ جنرل انتخابات میں چرچل کی فتح یقینی نہیں۔ جرنل امریکن میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ انگلستان تیزی سے سوشلزم کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ مسٹر چرچل انتخابی جنگ ہار جائیں۔

لنڈن ۲۹ جون۔ تیز رفتار راکٹوں کے ذریعہ چاند تک پہنچنے کا خیال برطانوی عوام میں پھر زور پکڑ رہا ہے۔ اگلے روز ایک مالدار انگریز نے جو مختلف ملکوں کی سیر کر چکا ہے۔ ایک ٹریولنگ ایجنسی کے دفتر میں ایک سیٹ اس غرض سے ریزرو کرائی ہے۔

بمبئی ۲۹ جون۔ ضلع بلگام کے محکمہ جنگلات کے حکام کی طرف سے فارسٹ انجینئر کے نام ایک عجیب و غریب حکم جاری کیا گیا ہے جس میں ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ مردوں کو جلانے کے لئے لکڑی کا پرمٹ جاری کرنے سے پہلے نعش کو دیکھ کر تسلی کر لیا کرے۔ نیز نعش کے حجم کے مطابق ایندھن کا پرمٹ دیا جائے۔ بھاری بھرکم جسم والے مردہ کو جلانے کے لئے ۳۰ من اور دبلے پتلے جسم والے مردہ کو جلانے کے لئے ۲۰ من سے زیادہ لکڑی کا پرمٹ نہیں دیا جائیگا۔

شملہ ۲۹ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ مولانا آزاد نے سرکاری حلقوں پر اپنا آخری فیصلہ واضح کر دیا ہے۔ کہ کانگرس کسی بھی صورت میں اپنا یہ حق چھوڑنے کو تیار نہیں۔ کہ مسلم نشستوں کے لئے وہ نام پیش کرے۔

طہران ۲۹ جون۔ ایک ایرانی اخبار شفق سرخ نے لکھا ہے۔ کہ شمالی ایران میں اشتراکی پراپیگنڈا زور پکڑتا جا رہا ہے۔ ایرانی عوام بڑی تیزی سے اشتراکیت کی رو میں بہے چلے جا رہے ہیں۔ اور ان کی طرف سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ شمالی ایران میں اشتراکی اصول پر حکومت قائم کی جائے۔

کوپن ہیگن ۲۹ جون۔ سابق جرمن وزیر خارجہ ربن ٹراپ کی بیوی اینا الزبتھ ربن ٹراپ ڈنمارک کے ایک جہاز پر سوار ہو کر عازم جرمنی ہو رہی تھی۔ کہ گرفتار کر لی گئی۔

کانڈی ۲۹ جون۔ جنوب مشرقی ایشیا کی سپریم کمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ برما میں شدید بارش کی وجہ سے اتحادی پیشقدمی رک گئی ہے۔

انقرہ ۲۹ جون۔ ترکی اور روس کے مابین تجارتی معاہدہ کی شرائط کے متعلق بات چیت کا سلسلہ پچھلے مہینہ سے جاری تھا۔ اب انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس نے ترکی کو ۵۰۰،۸۷،۱ گیلن تیل مہیا کرنا منظور کر لیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ترکی روس کو خام پیداوار اور کچا لوہا مہیا کرے گا۔ یہ معاہدہ دس سال کے لئے ہوا ہے۔

سان فرانسسکو ۲۹ جون۔ اس امر کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ اطالوی نوآبادیات کو بیس سال کے لئے برطانیہ۔ امریکہ اور فرانس کے زیر انتداب رکھا جائے۔ اور اٹلی کے اس مطالبہ کو رد کر دیا گیا ہے۔ کہ صوبہ طرابلس اور اطالوی شمالی لینڈ اٹلی کو واپس کر دیئے جائیں۔ جزائر ڈوڈیکانیز پر ترکی یونان اور برطانیہ کا مشترکہ انتداب رہے گا۔ بیس سال کے بعد ان علاقوں میں استصواب رائے عامہ کیا جائیگا۔ کہ آئندہ ان ممالک میں کیسی حکومت قائم کی جائے۔

ماسکو ۲۹ جون۔ سپریم سوویٹ روس نے مارشل سٹالن کو روس کے سب سے بڑے تمغے عطا کئے ہیں۔ ان میں سے ایک "آرڈر آف دی وکٹری" اور دوسرا "ہیرو آف دی سوویٹ یونین" ہے

بیروت ۲۹ جون سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شام و لبنان کی حکومتوں نے ۵۰ مزید فرانسیسی ماہروں کو ملازمت سے برطرف کر دیا ہے۔ لبنان میں باقی ماندہ فرانسیسی ملازموں کو بھی برطرف ہونے کا نوٹس مل گیا ہے۔

لنڈن ۲۹ جون ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مسٹر سونگ وزیر اعظم چین چنکنگ سے ماسکو روانہ ہو گئے ہیں۔

سکھر ۲۹ جون۔ خان بہادر کھوڑو اور ان کے ساتھیوں کے خلاف مقدمہ میں استغاثہ کے گواہوں کی شہادتیں ختم ہو گئیں۔ کل وکیل صفائی نے دلائل پیش کیں۔ اور کہا کہ موجودہ مقدمہ خان بہادر کھوڑو سے عداوت کا نتیجہ ہے۔

کراچی ۲۹ جون۔ کل مسٹر غلام حیدر [illegible] ایم ایل اے نے سندھ [illegible] یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس یونیورسٹی کے لئے سندھ گورنمنٹ نے بلا معاوضہ زمین دی ہے

شملہ ۲۹ جون۔ آج لیڈروں کی کانفرنس کا جلسہ ۱/۲ گھنٹے کے بعد ملتوی ہو گیا۔ آج کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کانفرنس گیارہ بجے شروع ہوئی۔ لیکن ۱/۲ گھنٹے کے بعد لیڈروں کے آپس میں صلاح مشورہ کے لئے ملتوی ہو گئی۔ امید ہے کہ کانفرنس کا آئندہ جلسہ ۱۱ جولائی کو منعقد ہوگا۔

شملہ ۲۹ جون۔ آل انڈیا کانگرس کے پریذیڈنٹ مولانا ابوالکلام آزاد نے فیصلہ کیا ہے کہ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ شملہ میں بلایا جائے۔ آل انڈیا ریڈیو پر اعلان کرایا ہے کہ ممبر صاحبان جہاں کہیں ہوں اس اعلان کو ان کی طرف سے دعوت سمجھیں۔ اور پہلی ٹرین سے شملہ روانہ ہو جائیں۔ جوں جوں کافی ممبر شملہ پہنچ جائیں گے جلسہ شروع کر دیا جائے گا۔

شملہ ۲۹ جون۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن چھ جولائی کو لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ شملہ میں منعقد ہوگا۔ ممبروں کو ریڈیو کے ذریعہ اس کی اطلاع دی گئی ہے۔

شملہ ۲۹ جون۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے کانفرنس کے متعلق بیان کیا کہ ہم ایک ایسے مرحلے پر پہنچ چکے ہیں کہ وائسرائے ہند کی غیر جانبدارانہ امداد کے بغیر سمجھوتہ ہونا مشکل ہے۔

لاہور ۲۹ جون۔ سونا ۸۶/۸/۔ چاندی ۱۳۰/۔ پونڈ ۵۱/۔

امرتسر ۲۹ جون۔ سونا ۸۹/۔/۔ چاندی ۱۳۰/۔ پونڈ ۵۱